

ہمسایہ ممالک سے پائیدار امن قائم کیجئے!

افغانستان دنیا کے پرسکون ترین ممالک میں آتا تھا۔ کابل ایک جیتا جا گتا، ہنستا ہوا شہر تھا۔ جہاں پوری دنیا سے سیاح آتے تھے۔ خواتین اپنی مرضی سے تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ مغربی لباس پہنیں یا مشرقی، کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ جرائم نہ ہونے کے برابر تھے۔ افغانستان دنیا کے شانہ بشانہ بڑے سلیقہ سے چلنے کی اس طاعت رکھتا تھا۔ ویسے پاکستان بھی بالکل ایسا ہی تھا۔ دنیا کے لئے ایک حریت کدہ۔ علم، ترقی اور جدیدیت سے بھر پور ملک۔ ہماری یونیورسٹیوں میں بیرونی طالب علم گئے نہیں جاسکتے تھے۔ ان گنت طالب علم اور طالبات پاکستان کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرنا اعزاز سمجھتے تھے۔ پھر ہوا کیا۔ افغانستان مکمل قبرستان بن گیا۔ ایک ایسا ملک جس میں آج بیواؤں، تیباوں اور اپاہج لوگوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جہاں کوئی ایسی یونیورسٹی، سکول، کالج یا ہسپتال نہیں ہے جو بین الاقوامی معیار کا ہو۔ بین الاقوامی معیار کو رہنے دیجئے۔ خطے کے ملکوں کے معیار کا ہی ہو۔ افغانستان آج کے دور میں بھی پتھر کے زمانے میں جی رہا ہے۔ یا جینے پر مجبور ہے۔ 2021ء میں اگر افغانستان کو تجزیاتی نظر سے دیکھیں تو جنگ اور بر بادی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ افغانستان بین الاقوامی طاقتلوں کا قبرستان ہے۔ مگر طالب علم کی نظر میں یہ صرف ایک بہت بڑا قبرستان ہے جس میں انسانی زندگی صرف سانس لینے تک محدود ہے۔ عام لوگ، ہوائی جہازوں کے ٹاروں سے لپٹ کر اس عقوبت خانے سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے مر رہے ہیں۔ ہزاروں لوگ بلکہ لاکھوں مردا اور خواتین، بچے اور بوڑھے، اس ملک سے فرار ہونے کے لئے ہر قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ ویسے امیر افغانی تو بڑی آسانی سے پہلے ہی اپنے ملک سے دور جا کر مغربی دنیا میں بس چکے ہیں۔ سوچئے، آخر اس خطے کی بد قسمتی کی اصل وجہہ کیا ہے۔ کوئی ایسی خدائی نافرمانی ہے جوان سے سرزد ہوئی ہے۔ آج وہاں کے انسان تو کیا، پرندے تک سہم چکے ہیں۔ طالب علم کی نظر میں، اس کی واحد وجہہ مسلسل جنگ ہے۔ پائیدار امن کے لئے بڑے فیصلے نہ کرنا ہے۔ کسی بھی دور کی افغانی قیادت کا ملک کی سلامتی کے لئے ہمسایہ ممالک کے لئے کینہ اور نفرت کا کم نہ کرنا ہے۔ ہمسایہ ممالک سے امن قائم نہ کرنا، وہ مہیب غلطی ہے جس کی بدولت آج افغانستان پوری دنیا کے لئے نشان عبرت ہے۔ طالبان تو ابھی صرف ملک پر قابض ہوئے ہیں۔ وہ آج بھی ایک با مقصد، فعال اور پر امن حکومت بنانے میں کامیاب نہیں ہو پائے۔ خون، قتل و غارت کا یہ سلسہ اب ہمیں بھی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ یہ جن پاکستان کے کس کس علاقے پرخون برساتا ہے، ابھی یہ سلسہ نا تمام ہے۔

جب افغانستان کے امن نہ قائم رکھنے کی جما قتوں کو یہ کھتتا ہوں، تو فطری بات ہے کہ ابینے ملک کی طرف بھی دیکھنا یہ ڈتا

ہے۔ اور یہ انتہائی دشوار، صبر آزماء اور مشکل کام ہے۔ اس لئے کہ پاکستان میں بھی غیر متعصب بات کرنے کو ہولناک حد تک کفر بنادیا گیا ہے۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ تعصب کی عینک کو چہرے سے ہٹا کر دیکھئے۔ تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری ہر حکومت صرف اور صرف جنگ کی تیاری میں مصروف ہے۔ امن کے لئے ٹھوس قدم اٹھانے سے مکمل طور پر گریزاں ہے۔ مکمل تباہی یعنی 1980ء سے پہلے افغانی حکومتوں کا بھی یہی حال تھا۔ ان کے حکمران آنے والے خونی طوفان کو دیکھنے میں ناکام رہے تھے۔ اور اب یہی حالت پاکستانی قیادت کی ہے۔ کوئی ایک اہم آدمی یہ کہنے کو تیار نہیں ہے کہ ہندوستان سے ہماری غیر مناسب دشمنی ختم ہونی چاہیے۔ کم کاف لفظ استعمال نہیں کر رہا۔ اس لئے کہ اس سے لکھنے میں کمی رہ جاتی ہے۔ ہمسایہ ممالک پر نظر دوڑائیے۔ ہمارے بالکل ساتھ ہندوستان ہے۔ ہم اپنے اس ہمسایہ کو تبدیل کر سکتے ہیں؟ بالکل نہیں قطعاً نہیں۔ پھر حل کیا ہے۔ اس کا واحد حل ہندوستان سے دیر پا، ٹھوس اور دورس امن قائم کرنے میں ہے۔ مگر اس میں اب دو ایسے فریق ہیں، جو امن کی چادر کو قریب نہ سے بچھانے سے پہلے ہی تار تار کر دیں گے۔ سب سے پہلے، کیا ہمارے پاس ایسی سیاسی قیادت موجود ہے، جو دراصل ”دیوار کے دوسری طرف“، دیکھنے کی اس طاعت رکھتی ہو۔ کیا ہمارے پاس ایسی سیاسی رہنمای ہیں جنہیں ہم حقیقی معنوں میں Statesman کہہ سکیں؟ دلیل کی بنیاد پر عرض کر رہا ہوں کہ ایسی سنجیدہ قیادت موجود نہیں ہے۔ بعینہ یہی معاملہ ہندوستان میں ہے۔ وہاں کی سیاسی قیادت حد درجہ مضبوط ہے۔ مگر وہ پاکستان کے متعلق کہیں پروری اور غیر متوازن سوچ رکھتے ہیں۔ نریندر مودی کسی طور پر ہمارے ملک کے خلاف کسی بھی منفی کارروائی سے باز نہیں آتا۔ اب حل کیا ہے۔ لازم ہے کہ ملکی قیادت کو اپنی مرضی سے تبدیل تو نہیں کیا جا سکتا۔ نہ یہاں اور نہ ہی وہاں۔ دوسرے لفظوں میں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ امن کی پیغم خواہش دونوں ملکوں کی اعلیٰ ترین قیادت کی ذہنی اور فکری اس طاعت سے باہر ہے۔ اس کا حل کسی کے پاس نہیں ہے۔ مگر یہ سب کچھ کسی بھی بڑے حادثے کو جنم دے سکتا ہے۔ وہ حادثہ دونوں ملکوں کے لئے اتنا خوفناک ہو سکتا ہے کہ ان کی قیادتیوں کو مجبوراً ایک دوسرے کے ساتھ با معنی مذاکرات کے لئے بیٹھنا پڑے گا۔ یہ حادثہ،اتفاقیہ ایٹھی جنگ، دونوں ممالک میں موجود دہشت گردوں کی کوئی المناک کارروائی، کسی تیسرے فریق کی انگشت زنی اور اس طرح کا کوئی بھی حادثہ یہ سب کچھ عین ممکنات ہیں۔ اس سے دونوں ممالک مفرح اصل نہیں کر سکتے۔

اس سنجیدہ معاملہ کا ایک اور رخ بھی موجود ہے۔ پاکستان میں مسلمان شدت پسند اور ہندوستان میں ان کے غیر سنجیدہ عناصر، امن کے قیام میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ دونوں طرف عوام کے ذہن کو اس عیاری سے ترتیب دیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے علاوہ کوئی اور بات سوچنے اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔ درحقیقت مسلمان اور ہندو شدت پسندی میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ ہمارا مسئلہ اور بھی گھمیزیر ہے۔ ہماری معاشی کمزوری کی وجہ سے یوری دنیا ہمارے کسی بھی بیانیے یہ بہت

کم غور کرتی ہے۔ مغربی ممالک اور متعدد اسلامی ممالک ہمیں دہشت گردی میں ملوث ملک تسلیم کرتے ہیں۔ یو اے ای، سعودی عرب اور اکثر مسلمان ممالک بھی ہماری کسی بھی بات کو من و عن تسلیم نہیں کرتے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہماری، اس نا اہلی کا ذاتی فائدہ ترکی اور چین اٹھا رہے ہیں۔ ترکی اس لئے کہ وہ ہمیں سعودی عرب سے دور کرنے میں اپنی تاریخی کامیابی گردانتا ہے۔ اور چین اس لئے کہ اسے ہندوستان کے خلاف ہماری زمین کی ضرورت ہے۔ بد قسمتی سے یہی کچھ اب ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ امریکہ اسے چین کے خلاف کامیابی سے استعمال کر رہا ہے۔ تمام مغربی ممالک اب انڈیا کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ تجارتی مقاصد ایک طرف، مگر معاملہ چین کو سبق سکھانا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ دونوں ممالک ہندوستان اور پاکستان، دوسری طاقتؤں اور اندر ونی شدت پسندی کی بدولت امن قائم کرنے سے گریزاں ہیں۔ ذرا تاریخ کا صفحہ پلٹ کر تو دیکھیے۔ دوسروں کی لڑائی، ہم دونوں ہمسایوں کو تباہ کر رہی ہے۔ امریکہ نے کمال دانائی سے کوئی بھی جنگ اپنے ملک میں داخل نہیں ہونے دی۔ یہی حالت چین کی ہے۔ مگر یہ دونوں ممالک بڑی سفا کی سے ہمارے خطے کو قتل و خون کی ندیوں میں ڈبو نے کے لئے تیار ہیں۔ مشکل بات یہ بھی ہے، کہ دونوں ممالک کی قیادت اس خوزیری پر اندر سے مطمئن ہیں۔ ہندوستان میں لوگ مریں، تو ہم لوگ اسے نقصان نہیں سمجھتے۔ پاکستان میں ہزاروں لوگ دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے جائیں تو ہندوستان میں شادیاں نہیں بجاۓ جاتے ہیں۔ کوئی یہ کہنے کی جرأت نہیں رکھتا کہ یہ دونوں طرف انسان قتل ہو رہا ہے۔ ایک جیسے لہو کا مالک۔ مگر یہ سچ بولنے والا، اپنے اپنے ملک میں غدار وطن دشمن کھلائے گا۔ شائد اس کا گھیراؤ جلا و بھی شروع ہو جائے۔ سچ بات یہی ہے کہ اگر ہندوستان سے ایک باوقار امن قائم کر لیتے ہیں تو ہمارے اکثر مسئلے حل ہو جائیں گے۔ افغانستان بھی پر امن ہو جائے گا۔ مگر یہ امن والا معاملہ کوئی ہونے نہیں دے گا۔ اس لئے کہ جنگ دنیا کا سب سے منافع بخش کاروبار ہے۔ مگر سوچیے تو سہی، کہ یہ پیسہ کس کی جیب میں جارہا ہے!